6

کسان

ماخذ: شعلہ وشبنم　　شاعر کا نام: جوش ملیح آبادی　　ہئیت: مثنوی

شاعر کا تعارف:

(U.B+K.B)

شاعرِ انقلاب جوش ملیح آبادی 1898ء میں بھارت کے شہر لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو پورا نام شبیر حسن خان تھا جب کہ آپ جوش تخلص کرتے تھے اور قلمی نام جوش ملیح آبادی تھا۔ آپ ملیح آباد کے ایک معزز خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ شعر و سخن کی روایت آپ کے خاندان میں پہلے سے موجود تھی۔ آپ کے دادا، پردادا بھی شاعر تھے۔ آپ کا گھرانا، مالی طور پر خوشحال تھا اس لیے بچپن تو خوش حالی میں بسر ہوا لیکن پھر نسل در نسل جائیداد کی تقسیم سے آسودگی، نا آسودگی میں بدل گئی۔ جوش نے سینٹ پیٹرک آگرہ کالج اور علی گڑھ کالج سے تعلیم پائی لیکن سینئر کیمبرج سے آگے نہ بڑھ پائے۔ اس لیے تعلیم اَدھوری چھوڑ کر حیدر آباد دکن چلے گئے اور وہاں عثمانیہ یونیورسٹی میں تیرہ سال تک ترجمہ میں ناظرِ ادب کے عہدے پر فائز رہے۔ جوش اوائل میں رابندر ناتھ ٹیگور سے بہت متاثر تھے اس لیے ان کی شاعری میں ٹیگور کی شاعری کے اثرات جا بجا ملتے ہیں۔ جوش حیدر آباد کی ملازمت کے بعد مختلف اَدبی رسائل سے بھی منسلک رہے فلمی گیت بھی لکھے۔ قیامِ پاکستان کے موقع پر ہندوستان میں ہی رہ گئے لیکن بعد ازاں 1956ء میں پاکستان آ گئے اور ترقیاتی اردو بورڈ کراچی سے منسلک ہو گئے۔ جوش نے عمر کا آخری زمانہ اسلام آباد میں گزارا۔

جوش اول و آخر ایک نظم گو شاعر تھے۔ غزل سے زیادہ لگاؤ نہ تھا۔ البتہ رباعی بھی ان کی پسندیدہ صنف تھی۔ انھیں زبان و بیان پر ماہرانہ دَسترس تھی۔ ان کی شاعری رومانوی اور انقلابی شاعری کا سنگم ہے۔ اسی لیے رومانوی شاعری میں انفرادی مقام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ انھیں شاعرِ انقلاب'' کا لقب بھی حاصل ہے۔

جوش کی شاعری کے مطبوعہ مجموعوں میں ''روحِ ادب'' اشاعت (1929ء) کے علاوہ ''شعلہ وشبنم''، ''حرف وحکایت''، ''سنبل وسلاسل''، ''جذباتِ فطرت''، ''سرود وخروش''، ''شاعر کی راتیں'' وغیرہ شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ''یادوں کی برات'' کے عنوان سے جوش کی خودنوشت بھی شائع ہو چکی ہے جو ان کے مخصوص اُسلوبِ نثر کا بہترین نمونہ ہے۔

www.ilmkidunya.com

(K.B)

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جھٹ پٹا	صبح یا شام کا وہ وقت جب تھوڑا اندھیرا باقی ہو، مغرب کے بعد اندھیرا اُجالا ملنے کا وقت	نرم رَو	آہستہ چلنا
شَفَق	سرخی جو صبح یا شام کو طلوع یا غروب کے وقت آسمان پر چھائے	اِضطِراب	بے چینی، بے قراری
سماں	منظر	قوی	مضبوط، طاقتور
اِرتقا	ترقی، تاریخ	پیشوا	رہبر، رہنما
پَروردِگار	پالنے والا، اللہ تعالیٰ	جلوہ قدرت کا شاہد	قدرت کے جلووں کا نظارہ کرنے والا
حُسن فطرت کا گواہ	فطرت کے حسن کی گواہی دینے والا	ماہ کا دل	چاند کا دل، مراد چاند کا پیارا، جسے چاند عزیز رکھتا ہے
مہرِ عالم تاب	تمام دنیا کو چمکانے والا سورج	نورِ نگاہ	نگاہوں کا نور مراد عزیز اور پیارا
لہر کھاتا ہے	جوش مارتا ہے	رگِ خاشاک میں	گھاس پھوس اور تنکوں کی رگوں میں
لہو	خون	آنچ	گرمی
سیلِ رنگ وبُو	رنگ و بو کا سیلاب	افلاک	فلک کی جمع، آسمان
نبضِ خاک پر	مٹی کی نبض، مراد مٹی پر	سرنِگوں ہونا	سر جھکانے والا، سر نہ اٹھانا
تخریب	بگاڑ، تباہی، بربادی	بُوتا	قوت، طاقت، بل
جس کے بُوتے پر	جس کی قوت سے، جس کے سہارے	صلابت	سختی، مضبوطی
نزاکت	نازک پن، نفاست	کَس بل	زور، طاقت، سہارا، دم خم
شہریار	شہر کا حاکم مراد بادشاہ	غرورِ شہریار	بادشاہ کا گھمنڈ
اکڑنا	مغرور ہونا	جُھلسنا	جلنا
رُخ	شہرہ	مَشقّت	محنت

(U.B+A.B)

نظم کا مرکزی خیال

شاعر کا نام : جوش ملیح آبادیؔ

نظم کا عنوان: کسان

مرکزی خیال:-

کسان کو ہماری معاشی، اقتصادی اور معاشرتی زندگی میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ کسان کی محنت و مَشقّت ہی ملکی پیداوار اور قومی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہے۔ فصلوں کو پروان چڑھاتا اور ان کی نگہداشت کرتا ہے۔ وہ گرمی کی شدت میں بھی اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔

(U.B+A.B)

نظم کا خلاصہ

شاعر کا نام : جوش ملیح آبادی

نظم کا عنوان: کسان

خلاصہ:۔

شام کا وقت ہے، کھیتیاں خاموش ہیں، اس سماں میں ایک مضبوط انسان یعنی کسان جو تہذیب کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے جلوے کا گواہ ہے۔ وہ سورج اور چاند کی چمک سے واقف ہے۔ اس کی نظریں رات کو آسمان پر ہوتی ہیں اور دن کو زمین پر اس کے سامنے تخریب کی قوتیں جھکی رہتی ہیں اور اسی کے بوتے پر کسی بھی ملک کی تہذیب پھلتی پھولتی ہے۔ کسان کے بازو کی قوت سے بادشاہ پھلتے پھولتے ہیں۔ اس کے چہرے پر محنت کے نشان ہیں، جب وہ گھر کی طرف رواں ہوتا ہے۔

اشعار کی تشریح

شعر 1۔

جھٹ پٹے کا نرم رَو دریا، شَفَق کا اِضطراب
کھیتیاں، میدان، خاموشی، غروبِ آفتاب

حوالہ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : کسان

شاعر کا نام : جوش ملیح آبادی

ماخذ : شعلہ و شبنم

مفہوم : غروب آفتاب کا وقت ہے اور جھٹ پٹے کے اس عالم میں شَفَق کی روشنی اُمڈتے ہوئے دریا کی طرح کھیتوں اور میدانوں پر چھا رہی ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

زیر تشریح شعر منظر نگاری کی عُمدہ مثال ہے۔ شاعر جوش ملیح آبادی رومانوی فکر اور انقلابی رویوں کے شاعر ہیں۔ انھیں شاعر انقلاب اور شاعرِ شباب بھی کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے شعری موضوعات فطرت اور معاشرہ دونوں سے لیتے ہیں۔ مشاہدے کی گہرائی اور وسعت میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ناقدین کے مطابق:

"ان کی شاعری میں میر انیس کا شکوہ اور نظیر اکبر آبادی کی سی تفصیل پسندی دونوں شیر شکر ہو گئی ہیں"

شامل نصاب نظم میں انھوں نے ایک کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ کیوں کہ اس کی محنت ومُشقّت ہی ملکی پیداوار اور ملکی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے۔ ایک کسان کے گھر لوٹنے کا منظر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دن بھر کی عرق ریزی کے بعد ایک کسان گھر لوٹ رہا ہے شام کا ملگجیں سا اندھیرا کسی سست روی سے بہنے والے دریا کی طرح چاروں طرف پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ اُدھر آسمان، پر شفق کی سرخی عجب دِلفریب منظر پیش کر رہی ہے اور ادھر زمین پر بڑھتا اندھیرا کسان کے اطمینان اور سکون کی علامت بنا ہوا ہے۔ آسمان پر شفق کی سرخی اور زمین پر اندھیرے میں ڈوبتے کھیت کھلیان غروب آفتاب کے سحر زدہ ماحول میں دلفریب منظر پیش کر رہے ہیں۔ ایسے ہی منظر کو اقبال نے کچھ یوں بیان کیا تھا:

مہندی لگائے سورج جب شام کی دلھن کو
سرخی لیے ہوئے ہر پھول کی قبا ہو

www.ilmkidunya.com

شاعر کہتا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسان اپنی محنت کے ثمرات سمیٹے ہوئے کسی مطمئن شخص کی طرح آرام کی غرض سے اب اپنی منزل کو رواں دواں ہے۔ بقول شاعر:

؎ محنت سے مل گیا جو سفینے کے بیچ تھا
دریائے عطر مرے پسینے کے بیچ تھا

غرض یہ کہ شاعر نے خوب صورت اور مُنفرد انداز میں ڈھلتے سورج اور زمین پر موجود مختلف چیزوں پر اس کے اثرات کو شعر کے سانچے میں ڈھالا ہے۔ تشریح طلب شعر اس بات کی عُمدہ مثال بھی ہے کہ جوش کے کلام میں حُسنِ انسانیت حُسن کائنات اور مناظرِ فطرت کے بڑے جان دار مُرقّعے ملتے ہیں۔

شعر 2۔

لاہور بورڈ (2018) پہلا گروپ

یہ سماں اور قوی انساں یعنی کاشت کار
اِرتقا کا پیشوا، تہذیب کا پروردگار

حوالۂ شعر:۔

(U.B+A.B)

نظم کا عنوان : کسان
شاعر کا نام : جوش ملیح آبادی
ماخذ : شعلہ وشبنم

مفہوم : غروبِ آفتاب کے وقت انسانی تہذیب کا خالق ایک طاقت ور کسان گھر کو لوٹ رہا ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔

(U.B+A.B)

زیرِ تشریح شعر منظر نگاری کی عُمدہ مثال ہے۔ شاعر جوش ملیح آبادی رومانوی فکر اور انقلابی رویوں کے شاعر ہیں۔ انھیں شاعرِ انقلاب اور شاعرِ شباب بھی کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے شعری موضوعات فطرت اور معاشرہ دونوں سے لیتے ہیں۔ مشاہدے کی گہرائی اور وُسعت میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ناقدین کے مطابق:

"ان کی شاعری میں میر انیس کا شکوہ اور نظیر اکبر آبادی کی سی تفصیل پسندی دونوں شیر وشکر ہوگئی ہیں"

شاملِ نصاب نظم میں انھوں نے ایک کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ کیوں کہ اس کی محنت ومُشقّت ہی ملکی پیداوار اور ملکی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں شاعر جوش ملیح آبادی نے کسان کے گھر لوٹنے کا منظر بیان کیا ہے کہ کسان انسانی حیات اور معاشرے کی ایک اہم ترین اکائی ہے۔ اُس نے اپنی کاشت کاری سے انسان کی غذائی ضرورت کو پورا کر کے اس کی حیات کے تسلسل کو آگے بڑھایا اور انسان کو درندگی سے نکال کر تہذیب سے ہم کنار کیا بقول شاعر:

؎ ہے دنیا کی جنت فقط اس کے پاس
یہ محنت سے کرتا ہے سب کام داس

دراصل شاعر کا اشارہ انسانی حیات کی ابتدا اور حضرت آدمؑ کی کھیتی باڑی کی طرف ہے۔ حضرت آدمؑ اس دنیا پر وہ پہلے انسان تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے کھیتی باڑی سکھائی۔ روایات میں ہے کہ حضرت آدمؑ جب دنیا پر تشریف لائے تو حضرت جبرائیل نے اُنھیں کھیتی باڑی کے اُوزار بنا کر دیے اور جنت سے ایک بیج لا کر دیا جسے آپؑ نے بویا تو وہ فوراً بڑا ہوگیا اور اناج دینے لگا۔ آپؑ نے یہ اناج اماں حوّا کو دیا جس سے اماں حوّا نے روٹی پکائی اور یوں انسانی حیات کے تسلسل کا آغاز ہوا۔ گویا انسانی حیات اور ترقی کا ارتقا ایک کسان سے ہوا۔ وہ کسان جس نے انسان کو غذائی ضرورت پوری کرنے کی رَغبت دلا کر چھینا جھپٹی سے بچایا اور یوں انسان دَرندگی کے بجائے تہذیب کی طرف مائل ہوا۔ جوش ملیح آبادی کے مطابق تہذیب کا پروردہ ایک ایسا ہی کسان دن بھر کی محنت کے بعد غروبِ آفتاب کے وقت گھر لوٹ رہا ہے۔

www.ilmkidunya.com

یہ ترکاریاں، یہ اناج اور کپاس
پھلوں کا مزا اور پھولوں کی باس
اسی سے تو لیتا ہے سارا جہاں
بڑا محنتی ہے بہادر کسان

غرض یہ کہ شاعر نے خوب صورت انداز میں کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔تشریح طلب شعر اس بات کا غماز ہے کہ جوش رجائی احساسات،قوت وتوانائی، جوش اور ولولے کے شاعر ہیں۔انھیں الفاظ پر بے پناہ قدرت حاصل ہے اور ان کے کلام میں حسنِ انسانیت،حسنِ کائنات اور مناظر فطرت کے بڑے جان دار مرقعے ملتے ہیں۔

شعر 3۔

(لاہور بورڈ 2018,2015) پہلا گروپ، دوسرا گروپ (گوجرانوالہ بورڈ 2015) دوسرا گروپ

جلوۂ قدرت کا شاہد، حسنِ فطرت کا گواہ
ماہ کا دِل، مہر عالم تاب کا نورِ نگاہ

حوالۂ شعر:۔

(U.B+A.B)

نظم کا عنوان : کسان

شاعر کا نام : جوش ملیح آبادی

ماخذ : شعلہ وشبنم

مفہوم : چاند کا دل، اور خورشید کا نورِ نگاہ کسان جو کہ حُسنِ فطرت اور جلوۂ قدرت کا شاہد ہے غروبِ آفتاب کے وقت اپنے گھر کو لوٹ رہا ہے۔(U.B+A.B)

تشریح:۔

(U.B+A.B)

زیرِ تشریح شعر منظر نگاری کی عُمدہ مثال ہے۔شاعر جوش ملیح آبادی رومانوی فکر اور انقلابی رویوں کے شاعر ہیں۔انھیں شاعر انقلاب اور شاعر شباب بھی کہا جاتا ہے۔وہ اپنے شعری موضوعات فطرت اور معاشرہ دونوں سے لیتے ہیں۔مشاہدے کی گہرائی اور وُسعت میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ناقدین کے مطابق:

"ان کی شاعری میں میر انیس کا شکوہ اور نظیر اکبر آبادی کی سی تفصیل پسندی دونوں شیر وشکر ہوگئی ہیں"

شاملِ نصاب نظم میں انھوں نے ایک کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔کیوں کہ اس کی محنت ومشقت ہی ملکی پیداوار اور ملکی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے۔
زیرِ تشریح شعر میں شاعر جوش ملیح آبادی کسان کو کائنات کی دھڑکن قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ کسان کی زندگی خُورشید وقمر کی گردش کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔
صبح پو پھوٹتے ہی کسان کھیتوں کو رواں دواں نظر آتا ہے گویا کہ اس کی آنکھ خُورشید کی آنکھ کے ساتھ ہی کھل جاتی ہے۔بقول شاعر:

سویرے منھ اندھیرے اُٹھا
لیے بیل کھیتوں کی جانب چلا
سارا زمانہ ہے ابھی سورہا
مگر اس کا یہ وقت ہے کام کا

اُدھر سورج تمام دن اپنی حرارت اور حدّت سے دنیا کا لہو گرماتا ہے تو اِدھر کسان اسی حدت سے اپنی رَگوں میں توانائی بھر کر محنت وجَانفشانی سے زمین کا سینہ چاک کرتا ہے۔پھر رات آتے ہی یہی کسان کھیت کھلیانوں کو سیراب کرتا اور چاندنی کی خُنکی میں کھیتوں کا تحفظ کرتا نظر آتا ہے۔گویا کہ یہ کسان چاند کے سینے میں دل بن کر دھڑکتا ہے اور سورج کی نگاہ میں بَصارت بن کر چمکتا ہے۔

شاعر کے نزدیک کسان حُسن فطرت کا دن رات جائزہ لیتا ہے وہ دن کے وقت سورج کی روشنی میں اناج کے خوشوں کو چمکتے ہوئے دیکھتا ہے اور رات کو تاروں بھرے آسمان پر چاند کی گردش کا نظارہ کرتے کھیتوں کا تحفظ کرتا ہے گویا کہ قدرتی مناظر کو جس قُربت سے کسان دیکھتا ہے کوئی اور نہیں دیکھ پاتا۔ اس لیے کسان خدائی جلوؤں اور حسین نظاروں کا دن رات مشاہدہ کرتا ہوا اس کے حُسنِ دلنواز کا شاہد بن جاتا ہے۔

غرض یہ کہ شاعر نے خوب صورت انداز میں کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ تشریح طلب شعر اس بات کا غماز ہے کہ جوش رجائی احساسات، قوت و توانائی، جوش اور وَلوَلے کے شاعر ہیں۔ انھیں الفاظ پر بے پناہ قدرت حاصل ہے اور ان کے کلام میں حسنِ انسانیت، حسنِ کائنات اور مناظر فطرت کے بڑے جان دار مرقعے ملتے ہیں۔

شعر 4۔

(لاہور بورڈ 2016) دوسرا گروپ

لہر کھاتا ہے رگِ خاشاک میں جس کا لہو
جس کے دل کی آنچ بن جاتی ہے سیلِ رنگ و بُو

حوالۂ شعر:۔

(U.B+A.B)

نظم کا عنوان : کسان

شاعر کا نام : جوش ملیح آبادی

ماخذ : شعلہ و شبنم

مفہوم : گھاس پھونس کی نشو ونما اور رنگ برنگے پھولوں کی خوشبو جس میں کسان کا خون پسینہ شامل ہے وہ کسان غروبِ آفتاب کے وقت گھر کو لوٹ رہا ہے۔

(U.B+A.B)

تشریح:۔

(U.B+A.B)

زیرِ تشریح شعر منظر نگاری کی عُمدہ مثال ہے۔ شاعر جوش ملیح آبادی رومانوی فکر اور انقلابی رویوں کے شاعر ہیں۔ انھیں شاعرِ انقلاب اور شاعرِ شَباب بھی کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے شعری موضوعات فطرت اور معاشرہ دونوں سے لیتے ہیں۔ مشاہدے کی گہرائی اور وسعت میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ناقدین کے مطابق:

"ان کی شاعری میں میر انیس کا شکوہ اور نظیر اکبر آبادی کی سی تفصیل پسندی دونوں شیر شکر ہوگئی ہیں"

شاملِ نصاب نظم میں انھوں نے ایک کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ کیوں کہ اس کی محنت ومُشقّت ہی ملکی پیداوار اور ملکی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے۔ جوش زیرِ تشریح شعر میں بیان کرتے ہیں کہ کسان کی زندگی محنت و مشقت سے تعبیر ہوتی ہے۔ وہ اپنی محنتِ شاقہ سے زمین کے سَنگلاخ سینے کو چاک کر کے قابلِ کاشت بناتا ہے۔ زمین کی تہوں سے پھوٹنے والے پودے اس کے جذبات کی حدّت سے نمو پاتے ہیں گویا کہ زمین پر اُگنے والا سبزہ کسان کی محنت و مشقت کا ثبوت ہے اور سبزے کی رنگت اور بُو باس کسان کے خونِ جگر کی لالہ زاری ہے۔ بقول شاعر:

؎ محنت سے ہے عظمت کہ زمانے میں نگیں کو
بے کاوشِ سینہ نہ کبھی ناموری ملی

شاعر کے نزدیک دیکھنے کو تو زمین کی ہریالی مشاہدہ فطرت ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو قدرت کے ان حسین مناظر کو حسن بخشنے والا کسان ہے جو زمین کو ہموار کر کے بیج بوتا ہے پھر اسے پانی سے سیراب کرتا اور کھیت، کھلیانوں کی حفاظت کرتا ہے۔ یوں زمین کی خوبصورتی کسان کی مرہونِ مِنت ہوتی ہے جو اپنا خونِ جگر دے کر زمین کو ہریالی اور فضا کو خوشبو عطا کرتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

غرض یہ کہ شاعر نے خوب صورت انداز میں کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ تشریح طلب شعر اس بات کا غماز ہے کہ جوش رجائی احساسات، قوت و توانائی، جوش اور وَلولے کے شاعر ہیں۔ انھیں الفاظ پر بے پناہ قدرت حاصل ہے اور ان کے کلام میں حُسنِ انسانیت، حسنِ کائنات اور مناظر فطرت کے بڑے جان دار مُرقّعے ملتے ہیں۔

شعر5۔

(لاہور بورڈ 2017) دوسرا گروپ،، (لاہور بورڈ 2016) پہلا گروپ، (لاہور بورڈ 2014) پہلا/دوسرا گروپ

دوڑتی ہے رات کو جس کی نظر افلاک پر
دن کو جس کی انگلیاں رہتی ہیں نبضِ خاک پر

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : کسان

شاعر کا نام : جوش ملیح آبادی

ماخذ : شعلہ و شبنم

مفہوم : کسان رات کو آسمان کا مشاہدہ کرتا ہے جب کہ دن بھر خاک سے اناج اُگانے کی سعی کرتا رہتا ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

زیرِ تشریح شعر منظر نگاری کی عُمدہ مثال ہے۔ شاعر جوش ملیح آبادی رومانوی فکر اور انقلابی رویوں کے شاعر ہیں۔ انھیں شاعرِ انقلاب اور شاعرِ شباب بھی کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے شعری موضوعات فطرت اور معاشرہ دونوں سے لیتے ہیں۔ مشاہدے کی گہرائی اور وُسعت میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ناقدین کے مطابق:

''ان کی شاعری میں میر انیس کا شکوہ اور نظیر اکبر آبادی کی سی تفصیل پسندی دونوں شیر شکر ہوگئی ہیں''

شاملِ نصاب نظم میں انھوں نے ایک کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ کیوں کہ اس کی محنت و مُشقّت ہی ملکی پیداوار اور ملکی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے۔

تشریح طلب شعر میں جوش کسان کے شب و روز کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کسان کی شبانہ روز زندگی محنت و مشقت کا استعارہ ہوتی ہے وہ رات دن کو تصرف میں لا کر اپنی محنت کا ثمر پاتا ہے گویا کہ کسان دن بھر سورج کی تمازت میں خاک سے گل و گلزار پیدا کرنے میں جُتا رہتا ہے۔ وہ سینۂ خاک کو چاک کر کے بیج بونے کے قابل بناتا ہے۔ پھر بیج بوتا اور کھلیانوں کو سیراب کرتا ہے اس کی زندگی صبح دم ہی کھیتوں کی دیکھ بھال کے لیے وقف ہو جاتی ہے وہ صبح سے شام تک انہیں کھیتوں میں اناج اُگاتا، کاٹتا اور پھر سمیٹتا نظر آتا ہے اور جب رات آتی ہے تب بھی کسان اپنے فرائض سے غافل نظر نہیں آتا ہے وہ بدستور آسمان کا مشاہدہ کرتا رہتا ہے اس کی نگاہیں ستاروں کی گردش کا تعاقب کرتی رہتی ہیں۔ وہ موسمی حالات سے باخبر رہتے ہوئے اپنے کھیت کھلیانوں کے تحفظ کے لیے ہر دم تیار نظر آتا ہے۔ گویا کہ کسان کی شبانہ روز حیات محنت و مشقت کا ایسا استعارہ ہے کہ وہ دن رات تھک کر دوسروں کے لیے چین کا سامان فراہم کرتا ہے۔

ے تھکتے ہیں وہ اور چین پاتی ہے دنیا
کماتے ہیں وہ اور کھاتی ہے دنیا

غرض یہ کہ شاعر نے خوب صورت انداز میں کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ تشریح طلب شعر اس بات کا غماز ہے کہ جوش رجائی احساسات، قوت و توانائی، جوش اور ولولے کے شاعر ہیں۔ انھیں الفاظ پر بے پناہ قدرت حاصل ہے اور ان کے کلام میں حسنِ انسانیت، حسنِ کائنات اور مناظر فطرت کے بڑے جان دار مرقعے ملتے ہیں۔

شعر6۔

(گوجرانوالہ بورڈ 2014) پہلا گروپ

سرنگوں رہتی ہیں جس سے قوتیں تخریب کی
جس کے بُوتے پر لچکتی ہے کمر تہذیب کی

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : کسان

شاعر کا نام : جوش ملیح آبادی

ماخذ : شعلہ و شبنم

مفہوم : کسان کی محنت سے تخریبی عمل کا خاتمہ ہوتا ہے اور تہذیب و تمدن پروان چڑھتے ہیں۔ (U.B+A.B)

تشریح:۔ (U.B+A.B)

زیرِتشریح شعر منظر نگاری کی عمدہ مثال ہے۔ شاعر جوش ملیح آبادی رومانوی فکر اور انقلابی رویوں کے شاعر ہیں۔ انھیں شاعرِ انقلاب اور شاعرِ شباب بھی کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے شعری موضوعات فطرت اور معاشرہ دونوں سے لیتے ہیں۔ مشاہدے کی گہرائی اور وسعت میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ناقدین کے مطابق:

''ان کی شاعری میں میر انیس کا شکوہ اور نظیر اکبر آبادی کی سی تفصیل پسندی دونوں شیر و شکر ہو گئی ہیں''

شاملِ نصاب نظم میں انھوں نے ایک کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ کیوں کہ اس کی محنت و مشقت ہی ملکی پیداوار اور ملکی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے۔

زیرِتشریح شعر میں جوش تہذیب و تمدن کو کسان کے مَرہونِ منت قرار دیتے ہیں۔ جوش کے مطابق کسان محنت و مشقت کا اِستعارہ ہے۔ اس کی عملی زندگی محنت سے تعبیر پاتی ہے اُس کا ہر عمل تعمیری ہوتا ہے دراصل جوش بتانا چاہتے ہیں کہ تخریب، تعمیر کی ضِد ہے جب کوئی انسان سَہل پسندی اور غفلت کا شکار ہوتا ہے تب اس میں تخریبی جذبات جنم لیتے ہیں جبکہ کسان کی شبانہ روز محنت اس کے دل میں تخریبی عوامل کو سر ہی نہیں اُٹھانے دیتی بلکہ وہ تو ہر لحظہ تعمیر و ترقی کے زینے طے کرتا رہتا ہے۔ وہ اپنی محنت سے انسان کو غذا حاصل کرنے اور پُروقار طریقے سے جینے کے انداز سکھاتا ہے یوں کسان معاشرے میں تہذیب و تمدن کی ترغیب دلاتا ہے۔ وہ معاشرے کو چھینا جھپٹی کے بجائے مہذب طریقے سے جینا سکھاتا ہے کہ معاشرہ اجتماعی طور پر چین پاتا اور سکون سے کھاتا ہے۔

بھوک بڑھتی ہے تو تخریب جنم لیتی ہے
لوگ لوگوں پہ جھپٹتے ہیں درندوں کی طرح

غرض یہ کہ شاعر نے خوب صورت انداز میں کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ تشریح طلب شعر اس بات کا غماز ہے کہ جوش رجائی احساسات، قوت و توانائی، جوش اور ولولے کے شاعر ہیں۔ انھیں الفاظ پر بے پناہ قدرت حاصل ہے اور ان کے کلام میں حُسنِ انسانیت، حسنِ کائنات اور مناظرِ فطرت کے بڑے جان دار مرقعے ملتے ہیں۔

شاملِ نصاب نظم میں انھوں نے ایک کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ کیوں کہ اس کی محنت و مشقت ہی ملکی پیداوار اور ملکی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے۔

شعر 7۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2014) دوسرا گروپ

جس کے بازو کی صلابت پر نزاکت کا مدار
جس کے کس بل پر اکڑتا ہے غرورِ شہریار

حوالۂ شعر:۔ (U.B+A.B)

نظم کا عنوان : کسان

شاعر کا نام : جوش ملیح آبادی

ماخذ : شعلہ و شبنم

www.ilmkidunya.com

مفہوم : حاکم کے غرور اور عیش کی بنیاد کسان کے زورِ بازو اور محنت پر ہوتی ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:- (U.B+A.B)

زیرِ تشریح شعر منظر نگاری کی عُمدہ مثال ہے۔ شاعر جوش ملیح آبادی رومانوی فکر اور انقلابی رویوں کے شاعر ہیں۔ انھیں شاعرِ انقلاب اور شاعرِ شباب بھی کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے شعری موضوعات فطرت اور معاشرہ دونوں سے لیتے ہیں۔ مشاہدے کی گہرائی اور وسعت میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ناقدین کے مطابق:

''ان کی شاعری میں میر انیس کا شکوہ اور نظیر اکبر آبادی کی سی تفصیل پسندی دونوں شیر و شکر ہوگئی ہیں''

شاملِ نصاب نظم میں انھوں نے ایک کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ کیوں کہ اس کی محنت و مشقت ہی ملکی پیداوار اور ملکی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے۔

زیرِ تشریح شعر میں جوش، نے امراء اور بادشاہوں کی پُرتعیش زندگی کی بنیاد کسان کی محنت و مشقت سے آراستہ زندگی کو قرار دیا ہے جوش کا کہنا ہے کہ امراء کی زندگیاں عیش و عشرت اور آرام پسندی سے مزین ہوتی ہیں وہ اپنے پُرتعیش محلوں میں بڑے آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں جبکہ کسان خود کو مٹی میں رول کر سورج کی تمازت میں کھیت کھلیانوں کو اپنے خونِ جگر سے سیراب کرتا ہے اُس کا زورِ بازو اُمرا کی راحت کا سامان کرتا ہے۔ جس سے اُمراء کے تکبر میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ بقول شاعر

؎ تھکتے ہیں وہ اور چین پاتی ہے دنیا
کماتے ہیں وہ اور کھاتی ہے دنیا

دراصل جوش نے اس شعر میں زمانے کی ستم ظریفی اور کسان کے اَلمیے کو واضح کیا ہے وہ کسان جو خود کو وَقف کر کے اناج پیدا کرتا ہے اُس کی محنت کا سارا اجر حاکم لے جاتا ہے اور بے چارہ کسان اناج کو ترس جاتا ہے گویا کہ کسان دوسروں کے لیے راحت کا سامان تو مہیا کرتا ہے جبکہ وہ خود راحت و سکون سے عاری اپنی زندگی بسر کرتا رہتا ہے۔

؎ جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اُس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

غرض یہ کہ شاعر نے خوب صورت انداز میں کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ تشریح طلب شعر اس بات کا غماز ہے کہ جوش رجائی احساسات، قوت و توانائی، جوش اور ولولے کے شاعر ہیں۔ انھیں الفاظ پر بے پناہ قدرت حاصل ہے اور ان کے کلام میں حسنِ انسانیت، حسنِ کائنات اور مناظرِ فطرت کے بڑے جان دار مُرقعے ملتے ہیں۔

شاملِ نصاب نظم میں انھوں نے ایک کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ کیوں کہ اس کی محنت و مشقت ہی ملکی پیداوار اور ملکی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے۔

شعر 8۔

دھوپ کے جھلسے ہوئے رُخ پر مشقت کے نشاں
کھیت سے پھیرے ہوئے منھ، گھر کی جانب رواں

حوالۂ شعر:- (U.B+A.B)

نظم کا عنوان	:	کسان
شاعر کا نام	:	جوش ملیح آبادی
ماخذ	:	شعلہ و شبنم

www.ilmkidunya.com

مفہوم : کسان کے چہرے پر دھوپ اور مشقت کے نشان ہیں اور وہ غروب آفتاب کے وقت کھیت سے گھر کی طرف روانہ ہو رہا ہے۔ (U.B+A.B)

تشریح:- (U.B+A.B)

زیرِ تشریح شعر منظر نگاری کی عمدہ مثال ہے۔ شاعر جوش ملیح آبادی رومانوی فکر اور انقلابی رویوں کے شاعر ہیں۔ انھیں شاعر انقلاب اور شاعر شباب بھی کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے شعری موضوعات فطرت اور معاشرہ دونوں سے لیتے ہیں۔ مشاہدے کی گہرائی اور وسعت میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ناقدین کے مطابق:

''ان کی شاعری میں میر انیس کا شکوہ اور نظیر اکبر آبادی کی سی تفصیل پسندی دونوں شیر و شکر ہو گئی ہیں''

شاملِ نصاب نظم میں انھوں نے ایک کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ کیوں کہ اس کی محنت و مشقت ہی ملکی پیداوار اور ملکی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے۔

اس شعر میں جوشؔ نے کسان کی دن بھر مشقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسان پو پھوٹتے ہی کھیتوں کی طرف روانہ ہو جاتا ہے وہ تمام دن سورج کی تمازت میں فصلوں کی دیکھ بھال کرتا ہے دھوپ کے اثرات اس کے چہرے پر اس کی محنت کے آثار بن کر اُبھرتے ہیں اور جب شام کو وہ کھیت سے منہ موڑ کر اپنے گھر کو روانہ ہوتا ہے تو دن بھر کی تھکن اس کے چہرے سے عیاں ہوتی ہے لیکن ایک انجانا سا اطمینان اس کے دھوپ میں جُھلسے ہوئے چہرے کی زینت بن جاتا ہے اور کسان اسی اطمینان کو چہرے پر سجائے گھر لوٹ آتا ہے۔

دراصل شاعر بتانا چاہتا ہے کہ کسان کی محنت کے اثرات غروب آفتاب کے وقت گھر کو لوٹتے ہوئے اُس کے چہرے سے عَیاں ہوتے ہیں۔ جو اس بات کی دلالت کرتے ہیں کہ موسم کی شدت اور تھکاوٹ اس کے ارادوں کو مُتزلزل نہیں کر سکتے بلکہ یہ تو اُس کے زورِ بازو میں مزید اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ بقول شاعر:

؎ محنت سے ہے عظمت کہ زمانے میں نگیں کو
بے کاوشِ سینہ نہ کبھی ناموری ملی

غرض یہ کہ شاعر نے خوب صورت انداز میں کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ تشریح طلب شعر اس بات کا غماز ہے کہ جوش رجائی احساسات، قوت و توانائی، جوش اور ولولے کے شاعر ہیں۔ انھیں الفاظ پر بے پناہ قدرت حاصل ہے اور ان کے کلام میں حسنِ انسانیت، حسنِ کائنات اور مناظر فطرت کے بڑے جان دار مرقعے ملتے ہیں۔

شاملِ نصاب نظم میں انھوں نے ایک کسان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ کیوں کہ اس کی محنت و مشقت ہی ملکی پیداوار اور ملکی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہوتی ہے۔

مشقی سوالات

(U.B+A.B)

سوال نمبر ا۔ درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے۔

(الف) نظم کے دوسرے شعر میں شاعر نے کن الفاظ میں کسان کی تحسین کی ہے؟

جواب: **کسان کی تحسین کا انداز**

نظم کے دوسرے شعر میں ایک قوی انسان، انسانی تاریخ کا پیشوا اور تہذیب و تمدن کا خالق کہ کر اسے خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

(ب) ''جلوہ قدرت کا شاہد'' سے کون مراد ہے؟ (گوجرانوالہ بورڈ 2014) پہلا گروپ

جواب: **جلوہ قدرت کا شاہد سے مراد**

کسان جلوہ قُدرت کا شَاہد ہے۔

(ج) نبض خاک پہ اُنگلیاں رہنے کا کیا مطلب ہے؟ (گوجرانوالہ بورڈ 2015) دوسرا گروپ

جواب: **بض خاک پہ انگلیاں رہنے کا مطلب**

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسان کی انگلیاں اپنے کھیتوں کی خاک کی نبض دیکھتی رہتی ہیں، یعنی وہ اپنے کھیتوں میں محنت و مشقت میں لگا رہتا ہے۔

(د) شاعر نے کسان کے گھر لوٹنے کی جو تصویر کشی کی ہے، اسے دو سطروں میں لکھیے۔

جواب: **کسان کے گھر لوٹنے کی تصویر کشی**

کسان دن بھر محنت کرنے کے بعد تھک کر چور ہو چکا ہے۔ گرمی اور لُو میں کام کرنے سے اس کا چہرہ جُھلس گیا ہے لیکن وہ انتہائی اطمینان کے ساتھ کھیتوں سے منہ پھیر کر گھر کی طرف رخ کرتا ہے۔

(ہ) شاعر نے کسے ارتقا کا پیشوا کہا ہے؟

جواب: **ارتقا کا پیشوا**

شاعر نے کسان کو ارتقا کا پیشوا قرار دیا ہے۔

(و) کون سی قوتیں کسان سے سرنگوں رہتی ہیں؟

جواب: **تخریب کی قوتیں**

تخریب کی قوتیں کسان سے سرنگوں رہتی ہیں۔

(ز) کھیت سے منہ پھیر کر کسان کہاں جاتا ہے؟ (لاہور بورڈ 2015) پہلا گروپ

جواب: **کھیت سے منہ پھیرے کسان کا رخ**

کھیت سے منہ پھیر کر کسان گھر کو جاتا ہے۔

(ح) نظم کے آخری شعر میں شاعر نے کن پانچ چیزوں کا ذکر کیا ہے؟

جواب: **پانچ چیزوں کا ذکر**

نظم کے آخری بند میں شاعر نے دھوپ، رُخ، مشقت، کھیت اور گھر کا ذکر کیا ہے۔

سوال نمبر۲۔ نظم "کسان" کا متن مدنظر رکھ کر درست جواب پر نشان (✓) لگائیں۔ (U.B+A.B)

1۔ نظم کا ابتدائی منظر ہے:
(A) شام کا (B) صبح کا (C) جُھٹ پٹے کا (D) رات کا

2۔ کسان کی انگلیاں دن کے وقت رہتی ہیں:
(A) ہل کی ہتھی پر (B) حقے کی نسے پر (C) خاک کی نبض پر (D) بانسری پر

3۔ کسان قدرت کے جلوے کا ہے:
(A) نباض (B) گواہ (C) مدّاح (D) شاہد

4۔ کسان کھیت سے رُخ پھیر کے کہاں جاتا ہے؟
(A) گھر میں (B) ویرانے میں (C) منڈیر کی طرف (D) گاؤں میں

5۔ نظم " کسان " کس شاعر کی تخلیق ہے؟
(A) جوش ملیح آبادی (B) جمیل الدین عالی (C) میر انیس (D) دلاور فگار

6۔ یہ نظم جوش کے کس مجموعہ کلام سے لی گئی ہے؟
(A) حرف وحکایت (B) شعلہ وشبنم (C) جذبات فطرت (D) سنبل وسلاسل

7۔ شاعر نے تہذیب کا پروردگار کسے کہا ہے؟
(A) عالم (B) مزدور (C) کسان (D) معلّم

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	C	2	C	3	D	4	A	5	A
6	B	7	C						

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

سوال نمبر۳۔ جوش نے کسان کی جو صفات بیان کی ہیں، ان کی فہرست بنائیے۔ (U.B+A.B)

جواب: کسان کی صفات

جوش نے کسان کی درج ذیل صفات بیان کی ہیں

☆ ارتقا کا پیشوا

☆ تہذیب کا پروردگار

☆ حُسن فطرت کا گواہ

☆ سخت محنتی

☆ تخریبی قوتوں کا خاتم

سوال نمبر۴۔ درجِ ذیل فہرست میں سے مذکر مؤنث الگ الگ کیجیے: (U.B+A.B)

نظم، شَفَق، میدان، سماں، فاتح، نسیم، فطرت، تہذیب، دھوپ، فلک

جواب: **مذکر:** میدان، سماں، فاتح، فلک

مؤنث: نظم، شفق، نسیم، فطرت، تہذیب، دھوپ

سوال نمبر۵۔ درج ذیل الفاظ کے جوڑوں میں صوتی مشابہت ہے لیکن ہر جوڑے کے لفظ الگ الگ معنی رکھتے ہیں۔ ہر لفظ کے الگ الگ معانی لکھیں: (U.B+A.B)

اَلَم، عَلَم۔ بعض، باز۔ پارہ، پارا۔ روزہ، روضہ۔ قاش، کاش

الفاظ	معانی
اَلم	دکھ
عَلَم	جھنڈا
بعض	مختلف، کئی
باز	شکرا، پلٹنا
پارہ	ٹکڑا
پارا	سیماب
روزہ	صَوم
روضہ	مزار
قاش	ٹکڑا، پھانک
کاش	تمنا اور افسوس کا کلمہ

www.ilmkidunya.com

(U.B+A.B)

کثیرالانتخابی سوالات

درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب کی نشاندہی کریں؟

1۔ جوشؔ کا پورا نام تھا:
(A) محمد شبیر لدھیانوی (B) محمد شبیر حافظ آبادی (C) شبیر حسن خان (D) شبیر سیالوی

2۔ جوشؔ ملیح آبادی کا سنہ وفات کیا ہے؟
(A) ۱۹۸۲ء (B) ۱۹۸۶ء (C) ۱۸۹۲ء (D) ۱۸۹۸ء

3۔ جوشؔ ملیح آبادی کا سنہ ولادت کیا ہے؟
(A) ۱۹۸۲ء (B) ۱۹۸۶ء (C) ۱۸۹۲ء (D) ۱۸۹۸ء

4۔ جوشؔ اوائل میں کس شاعر سے متاثر تھے؟
(A) غالبؔ (B) میرؔ (C) رابندر ناتھ ٹیگور (D) مومن خان مومنؔ

5۔ جوشؔ کس کب پاکستان آئے؟
(A) ۱۹۵۲ء (B) ۱۹۵۳ء (C) ۱۹۵۴ء (D) ۱۹۵۶ء

6۔ جوشؔ کا پہلا مجموعۂ کلام ہے:
(A) روحِ زباں (B) روحِ رواں (C) روحِ ادب (D) روحِ لسانیات

7۔ جوشؔ کو کہا جاتا ہے؟
(A) شاعرِ انقلاب (B) شاعرِ مزدور (C) شاعرِ غم (D) شاعرِ عشرت

8۔ جوشؔ کا پہلا مجموعہ کب شائع ہوا؟
(A) ۱۹۲۰ء (B) ۱۹۲۵ء (C) ۱۹۲۹ء (D) ۱۹۳۰ء

9۔ جوشؔ کی خُود نوِشت کا نام ہے:
(A) یادوں کی بارات (B) بھولی بسری یادیں (C) تذکرۂ ہم نفساں (D) ماضی کے جھروکے

10۔ نظم ''کسان'' کا ماخذ ہے:
(A) جوالا مُکھی (B) آتش فشاں (C) تہذیب کا رکھوالا (D) شعلہ وشبنم

11۔ رگِ خاشاک میں کس کا لہو بل کھاتا ہے:
(A) انسان کا (B) حیوان کا (C) کسان کا (D) نوجوان کا

12۔ تہذیب کا پروردگار کون ہے؟
(A) خدا (B) انسان (C) نوجوان (D) کسان

13۔ کھیت سے منہ پھیر کر کسان کہاں جاتا ہے؟
(A) شہر (B) حویلی (C) بیٹھک (D) گھر

14۔ کس کے کَس بَل پر غرور شہر یار اکڑتا ہے؟
(A) مزدور (B) کسان (C) مزارع (D) نوکر

15۔ جوشؔ ملیح آبادی نے ____ کو ارتقا کا پیشوا کہا ہے: (لاہور بورڈ 2014)، (گوجرانوالہ بورڈ 2014) پہلا گروپ
(A) مزدور (B) صنعت کار (C) کاشتکار (D) تاجر

کثیرالانتخابی سوالات کے جوابات

D	5	C	4	D	3	A	2	C	1
D	10	A	9	C	8	A	7	C	6
C	15	B	14	D	13	D	12	C	11